بمنظوری عالیجناب نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی

[illegible]

دکن لا رپورٹ

[illegible]

بابتہ سنہ ۱۳۵۷ف

جلد (۳۸)

حصۂ پنجم

نظائر ممالک غیر

باہتمام

ونایک راؤ (ودیا النکار) ال۔ال۔بی (لندن) بار ایٹ لا

مطبوعہ دکن لا رپورٹ مشین پریس جامباغ حیدرآباد دکن

دکن لاء رپورٹ

فہرست سالانہ حصہ نظائر ممالک غیر بلحاظ حروف تہجی جلد سی و ہشتم بابتہ سال ۱۳۵۷ف

اسماء فریقین	صفحہ	مضامین	صفحہ
(پولوکوری) کوٹیا بنام سرکار عظمت مدار	۱	ضابطہ فوجداری دفعہ (۲۴۳) -	۱
مضامین		(ق)	
(ت)		قانون شہادت دفعہ (۲۷) -	۱
تفتیشی بیان کے نقول دئے جانیکا لزوم	۱	قانون کی خلاف ورزی اور بے ضابطگی میں فرق -	۱
(ض)			
ضابطہ فوجداری دفعہ (۱۶۲) کے مطابق نقول نہ دئے جانیکا اثر -	۱		

۳۸

فہرست سالانہ حصۂ نظائر ممالک غیر جلد سی و ہشتم بابتہ سال ۱۳۵۷ ف

ختم شد

دکن لا رپورٹ

جلد سی و ہشتم (۳۸) بابتہ سال ۱۳۵۷ ف

حصہ نظائر ممالک غیر

پریوی کونسل

باجلاس آنریبل لارڈ رائٹ و آنریبل لارڈ سالیمنڈس و آنریبل لارڈ اتھواٹ و آنریبل سرجان بومنٹ ارکان

نمبر مقدمہ ۳۷ بابتہ ۱۹۴۶ء منفصلہ ۱۹ اڈسمبر ۱۹۴۶ء بناراضی تجویز ہائیکورٹ مدراس مورخہ ۲۲ اکٹوبر ۱۹۴۲ء

مندرجہ آل انڈیا رپورٹر بابتہ ۱۹۴۷ء پریوی کونسل صفحہ ۶۷

پولوکوری کوٹیا وغیرہ مرافعان بنام **سرکار عظمت مدار** مرافعہ علیہ

دفعہ (۲۷) قانون شہادت۔ قانون کی خلاف ورزی اور بے ضابطگی میں فرق۔ دفعہ (۱۶۲) ضابطہ فوجداری کے مطابق نقول نہ دیئے جانے کا اثر تفتیشی بیان کے نقول دیئے جانے کا لزوم۔ دفعہ (۵۳۷) ضابطہ فوجداری۔

واقعات۔ اس مقدمہ کے واقعات یہ ہیں کہ ایک گاؤں کی دو پارٹیوں کے افراد میں تصادم واقع ہوگیا۔ اس میں ایک پارٹی کے دو اشخاص فوت ہوگئے۔ دوسری پارٹی کے چند افراد کے مقابلہ میں چالان پیش ہوکر عدالت سشن سے اُنکے حق میں مختلف سزائیں تجویز ہوئیں۔ بصیغہ اپیل ہائیکورٹ مدراس سے عدالت سشن کا فیصلہ ہی بحال رہا۔ اسکی ناراضی سے پریوی کونسل میں مرافعہ دائر کیا گیا۔ مرافعہ کے اہم عذرات یہ ہیں۔

پولوگوری کوٹیا
بنام
سرکار عظمت مدار

(۱) یہ کہ گواہوں کے اُن بیانات کے نقول جوکہ اُنہوں نے دوران تفتیش میں قلمبند کئے تھے ملزمین کو بموجب احکام مندرجہ دفعہ (۱۶۲) ضابطہ فوجداری بروقت عطا نہیں کئے گئے تاکہ بوقت جرح یا جرح مکرر ان سے مادہ حاصل کیجاتی۔ یہ ایک ایسی خلاف ورزی قانون ہے کہ اسکی بنا پر پوری کارروائی کالعدم قرار دیجانی چاہیئے۔

(۲) یہ کہ ملزم نمبر (۳ اور ۶) کے اقبالات کو جو اُنہوں نے بوقت پنچنامہ درج کرائے تھے اور جنکو پولیس کے عہدہ داران قلمبند کئے تھے خلاف قانون طریقہ پر قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا ہے۔ اگر انکو شہادت سے خارج کر دیا جائے تو مثل میں کوئی ایسی شہادت باقی نہیں رہتی کہ ملزم کے مقابلہ میں سزا تجویز کیجا سکے۔

ان عذرات کو سمجھنے کے لئے جسقدر واقعات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہیں کہ واقعہ کی نسبت رپورٹ حاصل ہوتے ہی امین صاحب نے موقع پر پہونچکر تفتیش آغاز کر دی تھی۔ ابھی اُنہوں نے چار گواہوں کے بیانات کو اپنی نوٹ بک میں درج کیا تھا کہ سرکل صاحب آ پہنچے اور تفتیش کو اُنہوں اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے بعد اُنہوں نے بشمول ان چار گواہوں کے بیانات کے جن کے بیانات امین صاحب نے لئے تھے جملہ گواہوں کے بیانات لیکر کیس ڈائری ترتیب دی۔

جبکہ کمیٹنگ مجسٹریٹ کے اجلاس پر اس مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی تھی اسوقت منجانب ملزمین تحت دفعہ ۱۶۲ ضابطہ فوجداری درخواست پیش کیگئی کہ اُنہیں گواہوں کے اُن بیانات کے نقول عطا فرمائے جائیں جنکو امین صاحب اور سرکل صاحب نے علحدہ علحدہ طور پر قلمبند فرمایا ہے۔ اس پر پولیس نے صرف اُن بیانات کے نقول دیئے جن کو سرکل صاحب نے قلمبند فرمایا تھا جب یہ مقدمہ عدالت سیشن میں پیش ہوا تو وکیل ملزم نے عدالت کی اس جانب توجہ مبذول کرائی کہ اُنہیں ابھی تک اُن بیانات کے نقول نہیں دیئے گئے ہیں جنکو امین صاحب نے قلمبند فرمایا تھا۔ اسپر وکیل سرکار نے جواب دیا کہ امین صاحب نے اُن بیانات سے ہٹکر اور کوئی بیانات قلمبند نہیں فرمائے جنکو کہ سرکل صاحب نے قلمبند کیا ہے اور جنکے نقول دیئے جا چکے ہیں۔ اتفاق سے مقدمہ کے چھٹے دن جبکہ امین صاحب پر جرح ہو رہی تھی اُنہوں نے اپنے ذہن کو تازہ کرنے کی غرض سے اپنی نوٹ بک نکالی تو اُس میں یہ بھی پایا گیا کہ بخلاف اُس جواب کے جو کہ پیرو کار سرکار نے پہلے دن دیا تھا۔ اُس نوٹ بک میں (۵) گواہوں کے بیانات تحریر تھے۔ وکیل ملزم نے پھر استدعا کی کہ انکے نقول بھی دیئے جائیں۔ چنانچہ نقول دیئے گئے۔ نقول کے دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گواہوں کے اُن بیانات میں جو کہ عدالت میں قلمبند کئے گئے ہیں اور اُن بیانات میں جنکو کہ امین صاحب نے اپنی نوٹ بک میں تحریر فرمایا ہے کسی قدر اختلافات ضرور ہیں لیکن یہ اختلافات ایسے نہیں ہیں جو موثر مقدمہ ہوں۔

پوپوکوری کوثیا
بنام
سرکار عظمت مدار

اس میں شک نہیں کہ تحت دفعہ (۱۶۲) ضابطہ فوجداری ملزم کا یہ حق کہ وہ اُن بیانات کے نقول حاصل کرسکتا ہے جنکو دوران میں عہدہ داران پولیس نے قلمبند کیا ہے بہت ہی اہم اور قیمتی حق ہے۔ گواہوں کے عدالتی بیان و تفتیشی بیان میں ایک خفیف سا اختلاف بھی ممکن ہے کہ جرح کے لئے ایک اہم امر ہو جائے۔ خاصکر جب گواہان جھوٹے ہوں تو اُنکو پوری طرح مجروح کر دینے کا باعث ہو جائے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ اگر ان بیانات کے نقول دینے سے قطعاً انکار کر دیا گیا ہوتا یا کسی اور وجہ سے ملزم کو نقول دستیاب نہ ہو سکے تو صرف اسوجہ سے کہ نقول ملزم کو نہیں دیئے گئے ملزم کے مفید قیاس قائم کیا جائے گا اور جملہ کارروائی کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔ لیکن جہاں کہیں نوبت کارروائی مابعد پر ملزم کو نقول دیئے گئے ہوں تو پھر صرف اس نقص کی بناء پر کہ بروقت نقول نہیں دیئے گئے تھے جملہ کارروائی کو کالعدم قرار نہیں دیا جا سکتا جیسا کہ مقدمہ زیر بحث میں ہوا ہے۔ یہاں ملزم کو اس امر کا موقع حاصل تھا کہ وہ دونوں بیانات میں جہاں اختلاف واقع ہوا ہے اُس کو عدالت کے سامنے لے آتے عدالت اس پر معقول غور کرتی بغور و خوض کے بعد گواہان کو جھوٹا قرار دیتی یا دوسری مناسب کارروائی کرتی جس کو حالات کے تحت لازمی قرار دیا جاتا۔ ایسا نہیں کیا گیا۔ نہ تو عدالت سیشن میں نہ عدالت اپیل میں ان اختلافات پر کسی قسم کا زور دیا گیا نہ ہی پریوی کونسل میں اس پر زور دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں پریوی کونسل کی رائے یہ ہے کہ مقدمہ کے خاص حالات کے تحت خاصکر جبکہ گواہان کے اُن بیانات کے نقول جنکو سرکل افسر نے قلمبند کیا تھا ملزمین کو بروقت دیئے جا چکے تھے تو ایسی صورت میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ امین صاحب کے قلمبند کردہ بیانات کے نقول بروقت نہ دیئے جانے کی وجہ ملزمین کے حق میں ایسی شدید ناانصافی عمل میں آئی ہے کہ جملہ کارروائی کالعدم قرار دیجائے۔

اس مادہ میں وکیل ملزم کی دوسری بحث یہ ہے کہ نقول کا بروقت نہ دیا جانا ایک ایسا خلاف قانون عمل (ILLEGALITY) ہے کہ محض اس کی بناء پر فیصلہ تحتت منسوخ کر دیا جانا چاہئے۔ اسکے دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ ایسے عمل کی وجہ کوئی شدید ناانصافی ہوئی ہے یا نہیں۔ اس کے خلاف وکیل سرکار کی بحث یہ ہے کہ نقول کا بروقت پیش نہ کرنا محض ایک ضابطہ کی غلطی (IRRAGULARITY) تحت دفعہ (۵۳۷) ضابطہ فوجداری اگر عدالت کو یہ معلوم ہو کہ اسکی وجہ انصاف میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا ہے تو اسکی اصلاح کیجا سکتی ہے۔

پریوی کونسل نے وکیل سرکار کی اس بحث سے اتفاق فرماتے ہوئے تجویز کی کہ اگر کسی مقدمہ میں ضابطہ کی کوئی پروا نہ کیگئی ہو اور تحقیقات اس طریقہ پر کیگئی ہو جو کہ اُس طریقہ سے بالکل علحدہ ہے جس کا کہ ضابطہ میں ذکر ہے

پوکوری کوٹیا بنام سرکار عظمت مدار

تو ایسی صورت میں اس خلاف ضابطہ عمل کی اصلاح کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور کل کارروائی کالعدم قرار دیجانی چاہیئے۔ مگر جہاں عام طور پر اہم امور میں تو کوئی خلاف ضابطگی نہ ہوئی ہو اور ایک آدھ امر میں کوئی غلطی ہوگئی ہو تو بحث دفعہ (۵۳۷) ضابطہ فوجداری اُس کی اصلاح کر لیجاسکتی ہے۔ عام طور پر بہت سے مقدمات میں (ILLEGALITY یعنی قانون کی خلاف ورزی اور (IRRAGULARITY) یعنی بے ضابطگی میں صرف (DEGREE) یعنی درجہ کا فرق ہوتا ہے اور اس کا تصفیہ ہر مقدمہ کے حالات کے تحت کیا جانا چاہیئے۔ مقدمہ ہذا میں جیسا کہ اوپر بتایا جاچکا ہے کوئی سخت بے انصافی نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے جملہ کارروائی اس بناء پر کالعدم قرار نہیں دیجاسکتی کہ بیانات کے نقول بروقت نہیں دیئے گئے۔

ملزمین کی جانب سے ایک اور بحث یہ کیجاتی ہے کہ چند ملزمین کے اقبالات جو کہ پنچنامہ برآمدگی اسلحہ جہلک میں درج کئے گئے ہیں خلاف قانون طریقہ پر قابل ادخال شہادت قرار دیئے گئے ہیں۔ اس کیلئے دفعہ (۲۷) قانون شہادت کو دیکھنا ہوگا۔ اس دفعہ سے پہلے دو دفعات میں بتایا گیا ہے کہ کوئی اقبال جو پولیس کے روبرو کیا گیا ہو یا اُسوقت کیا گیا ہو جبکہ ملزم پولیس کی حراست میں ہو قابل ادخال شہادت نہیں ہوتا بجز اس کے کہ یہ اقبال کسی مجسٹریٹ نے قلمبند کیا ہو۔ اس کے بعد دفعہ (۲۷) آتی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ نشاندہی مال کے دوران میں اگر ملزم نے کسی قدر واقعات کا اظہار کیا ہو تو ملزم کا یہ بیان صرف اُسی قدر جسقدر کہ مال کی برآمدگی سے متعلق ہے قابل ادخال شہادت ہوگا۔ گو وہ بیان اقبال کی حد تک ہی کیوں نہ پہونچتا ہو۔ ظاہر ہے کہ دفعہ (۲۷) سابقہ دفعات (۲۵ و ۲۶) کی ایک طور سے استثناء ہے لیکن اس استثناء کی ایسی توضیح نہ ہونی چاہیے جس سے سابقہ دفعات بیکار ہو جائیں۔ سابقہ دونوں دفعات کے مدون کئے جانے کی غرض و غایت یہی معلوم ہوتی ہے کہ وہ اقبالات جو پولیس کے دباؤ سے حاصل کئے گئے ہوں اُنکو قابل ادخال شہادت نہ قرار دیا جائے لیکن اگر کسی مال کی برآمدگی کے سلسلہ میں ملزم کا بیان اور طور پر نا قابل ادخال شہادت ہو قابل ادخال شہادت ہو جائے تو دفعات (۲۵ و ۲۶) قانون شہادت کا مطلب بالکل فوت ہو جائے گا۔

مقدمہ زیر بحث میں برآمدگی اسلحہ کے پنچنامہ میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ "میں اور دیگر ملزمین بروز واقعہ ایک تالاب کے کنارہ چھپے بیٹھے تھے۔ ہم سب نے مقتولین چنا لبشویا اور سبیا کو اس قدر زد و کوب کیا کہ وہ فوت ہوگئے اُنکی پارٹی کے دیگر اشخاص بھاگ گئے۔ مسمی دنڈتی راما جو کہ ہماری پارٹی کا ایک شخص ہے اسکے ہاتھ میں ایک برچھا تھا۔ اُس نے وہ برچھا مجھے دیدیا۔ میں نے اُس کو وینکٹ نرسو کی گھانس کی کنجی میں چھپا کر رکھا ہے برآمد

پلو کوری کو بنام سرکار عظمتہ

کرادیتا ہوں تو سوال یہ ہے کہ اس پنچنامہ میں تحریر شدہ ملزمین کے بیان کا کس قدر حصہ قابل ادخال شہادت ہے اور کس قدر ناقابل ادخال شہادت ہے۔ وکیل سرکار کی بحث یہ ہے کہ دفعہ کے الفاظ "اظہار واقعہ" سے مراد برآمد شدہ مال کی ہے اور اس لئے مال کی نسبت ملزم نے جسقدر واقعات بیان کئے ہیں وہ سب کے سب واقعہ متعلقہ قرار دئے جائیں گے۔ یعنی ملزم کا وہ جملہ بیان کہ وہ مال ملزم کے قبضہ میں کس طور سے آیا ملزم نے اُس کا کس طور پر استعمال کیا اور اب وہ مال کہاں ہے وغیرہ۔ پورا بیان قابل ادخال شہادت قرار دیا جانا چاہیئے۔

پریوی کونسل کو وکیل سرکار کی اس بحث سے اتفاق نہیں رہا۔ اُنہوں قرار دیا کہ دفعہ (۲۷) قانون شہادت کی ایسی توضیح نہ ہونی چاہیئے جس کی وجہ سابقہ دفعات (۲۵ و ۲۶) قانون شہادت کی غرض وغایت فوت ہو جائے دفعہ (۲۷) قانون شہادت کے الفاظ "واقعہ کا اظہار ہو" کے معنی مال برآمد کیا گیا ہو کے نہیں بلکہ صرف اس قدر ہیں کہ وہ مال کہاں سے برآمد کیا گیا اگر اور طور پر اُس مال کا الزام منسوبہ کے ساتھ کوئی تعلق ثابت ہو جائے تو ملزم کا یہ علم کہ وہ مال کس جگہ پر ہے ایک اہم واقعہ متعلقہ ہو جاتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ملزم کا وہ حصۂ بیان جس میں ملزم نے اُن امور کا اظہار کیا ہے کہ وہ مال کہاں سے لایا گیا کس نے اسے دیا اس کا کس طور پر استعمال کیا گیا وغیرہ قابل ادخال شہادت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ صرف اس قدر حصۂ بیان قابل ادخال شہادت ہوگا جس سے اُس جگہ کو ظاہر کیا گیا ہے جہاں وہ مال بوقت برآمدگی موجود تھا۔

پریوی کونسل نے قرار دیا کہ ناقابل ادخال شہادت کو جزو مثل تصور کر کے ہائیکورٹ مدراس نے جو فیصلہ فرمایا ہے وہ قابل منسوخی ہے منسوخ کیا جائے اور مقدمہ کو ہائیکورٹ مدراس میں واپس کیا جائے تاکہ عدالت اقبال ملزم کو مثل سے خارج کر کے اس امر پر غور کر سکے کہ آیا باقی ماندہ شہادت ملزم کے حق میں سزاء تجویز کرنے کے لئے کافی ہے یا نہیں۔

تجویز ہوئی کہ (۱) تحت دفعہ (۱۶۲) ضابطۂ فوجداری ملزم کا یہ حق کہ وہ اُن بیانات کے نقول حاصل کر سکتا ہے جن کو دوران تفتیش میں عہدہ داران پولیس نے قلمبند کیا ہو بہت ہی اہم و قیمتی ہے۔ اگر کبھی ان بیانات کے نقول دینے سے قطعاً انکار کر دیا گیا ہو یا کسی اور وجہ سے ملزم کو نقول دستیاب نہ ہو سکیں تو صرف اس وجہ سے کہ ملزم کو نقول نہیں دئے گئے ملزم کے مفید قیاس قائم کیا جا کر جملہ کارروائی کالعدم

قرار دی جائے گی لیکن اگر کسی نوبت مابعد پر ملزم کو یہ نقول دیدئے گئے ہوں تو پھر صرف اس بنا پر کہ بروقت نقول نہیں دئے گئے تھے جملہ کارروائی کالعدم نہیں رہ سکتی بشرطیکہ عدالت یہ محسوس کرے کہ ملزم کے حق میں کوئی شدید ناانصافی عمل میں نہیں آئی ہے ۔

(۲) اگر کسی مقدمہ کی تحقیقات میں ضابطہ کی کوئی پرواہ نہ کی گئی ہو اور تحقیقات اس قسم سے کی گئی ہو جو کہ ضابطہ سے بالکل مختلف ہے تو ایسی صورت میں اس خلاف ضابطہ عمل کے تحت دفعہ (۵۳۷) ضابطہ فوجداری اصلاح کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور کل کارروائی کالعدم ہونی چاہیئے ۔ مگر جہاں عام طور پر اہم امور میں تو کوئی خلاف ضابطگی نہ ہوئی ہو اور ایک آدھ امر میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو دفعہ مذکورۂ بالا کے تحت اُس کی اصلاح کرلی جاسکتی ہے ۔

(۳) عام طور پر بہت سے مقدمات میں قانون کی خلاف ورزی اور بے ضابطگی میں صرف درجہ کا فرق رہتا ہے اور اس کا تصفیہ ہر مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے کیا جانا چاہیئے ۔

(۴) دفعہ (۲۷) قانون شہادت کی ایسی توضیح نہ کی جانی چاہیئے جس سے کہ سابقہ دفعات (۲۵ و ۲۶) کی غرض وغایت فوت ہو جائے ۔ دفعہ (۲۷) قانون شہادت کے الفاظ " واقعہ کا اظہار ہونے " سے مراد مال برآمد کیا گیا ہو کہ نہیں بلکہ صرف اس قدر ہے کہ وہ مال کہاں سے برآمد کیا گیا ۔ اگر اور طور پر اُس مال کا الزام منسوبہ سے تعلق ثابت ہو جائے تو ملزم کا یہ علم کہ وہ مال کس جگہ پر ہے ایک اہم واقعہ متعلق ہو جاتا ہے ۔ فقط

---

(۳۸)

جلد سی و ہشتم حصہ نظائر ممالک غیر بابتہ سال ۱۳۵۷ف ختم شد